موسیقی شریعت کی نظر میں

تحریر: حافظ عبدالبصیر عبدالقدیر محمدی۔ حیدرآباد، دکن

اسلام دین فطرت ہے اور اسلام نے ان ہی چیزوں کا حکم دیا ہے جو انسانیت کیلئے مفید ہیں اور ان تمام چیزوں کے ارتکاب سے منع کیا ہے جن سے انسانیت کا تشخص متاثر ہو سکتا ہے۔ موجودہ مسلم معاشرے میں بہت سی برائیاں مسلمانوں میں پروان چڑھ رہی ہیں، جن کے مضر اثرات مسلم معاشرے پر مرتب ہو رہے ہیں۔ اسلام نے موسیقی، گانے بجانے، دیگر آلات طرب، جیسے طبلے، بانسریاں، ڈھول، سارنگیاں، ڈگڈگیاں، گیٹار، آر کے اسٹار، ڈی جے و دیگر میوزک کی قسمیں ذکر الٰہی و فکر آخرت سے غافل کرنے والی ان تمام لہولعب کی چیزوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔

کیونکہ اس میں مشغول ہونے کے بعد انسان کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے اور آدمی گانوں کے سبب غفلت و مدہوشی کا شکار ہو کر فرائض سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔ موسیقی، فحش گیتوں اور نغموں سے دل کے اندر نفاق و شقاق کی تخم ریزی ہوتی ہے جو نفس امارہ کیلئے گناہوں کی طرف آمادگی کا سبب بنتا ہے، چنانچہ اسلام نے مسلمانوں کو ان تمام چیزوں کے ارتکاب سے منع کیا، جن کے مسلم معاشرے پر برے اثرات پھیلتے ہیں۔ ان جیسی وجوہات کی بناء پر موسیقی کو مذموم قرار دیا ہے، اس لئے کہ بے حیائی و زنا کے اسباب میں ایک اہم سبب موسیقی کا سننا بھی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زنا کاری سے روکتے ہوئے زنا کے اسباب و محرکات کی قربت سے بھی منع کیا ہے۔

موسیقی (گانے بجانے) کی مذمت قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی قباحت بیان کرتے ہوئے عذاب کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿و من الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم و یتخذها هزوا اولئک لهم عذاب مهین﴾ [لقمان: ٦]

ترجمہ: ''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں تاکہ وہ علم کے بغیر اللہ کی راہ سے گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ گانے اور ان سے مشابہ چیزوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور امام واحدیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین نے ''لہوالحدیث'' سے مراد گانا اور موسیقی لیا ہے۔[الغناء]

اس آیت کریمہ میں مذکورہ ''لہوالحدیث'' کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے گانے بجانے سے کی ہے۔ ان کے علاوہ سعید بن جبیر، قتادہ، جابر، عکرمہ، ابراہیم نخعی، مجاہد، مکحول، اکابر تابعین رحمھم اللہ سے یہی تفسیر منقول ہے۔[جامع البیان تفسیر الطبری وتفسیر القرآن العظیم لابن کثیر]

قرآن کریم میں تالیوں اور سیٹیوں کو کفار مشرکین کی عادات سے تعبیر کی گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے بارے میں ارشاد فرمایا﴿**و ما کان صلوتھم عند البیت الا مکاء و تصدیة**﴾[الانفال:۳۵]۔

ترجمہ: ''اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔'' اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر مفسرین جیسے حسن بصریؒ، قتادہؒ نے سیٹیاں اور تالیاں بجانا مراد لیا ہے جو کہ موسیقی کی ایک قسم ہے۔[**اغاثة اللھفان لابن قیم**]

قرآن کریم میں موسیقی گانا بجانا کو کفار و مشرکین کا طرز عمل قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے ﴿**افمن ھذا الحدیث تعجبون و تضحکون و لا تبکون و انتم سامدون**﴾[**النجم:۶۰**]

ترجمہ: ''کیا وہ یہی باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور غفلت میں مبتلا ہو کر (گا بجا) کر انہیں ٹالتے ہو''۔ اس آیت میں لفظ ''سامدون'' کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ قبیلہ حمیر کی زبان میں ''السمود'' گانے بجانے کو کہتے ہیں۔[تحریم آلات الطرب للألبانی] اور تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ کفار مکہ قرآن کریم کی آواز کو دبانے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کیلئے زور زور سے گانا شروع کر دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ گانا بجانا اور فحش نغمات و دیگر آلات طرب کفار و مشرکین کا مشغلہ تھے، لیکن دور حاضر میں ہم موسیقی کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ اس کے بغیر زندگی گزارنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ قرآن کریم سن کر سکون حاصل کرنے کے بجائے ہم گانے سن کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہی

گانے ہماری زبان پر جاری رہتے ہیں۔ ذکرواذکار تلاوت قرآن اور دیگر دعاؤں کے اہتمام سے ہم غافل ہوگئے ہیں۔ مذکورہ قرآنی آیات میں موسیقی (گانے بجانے) کی مذمت کی گئی ہے، احادیث میں بھی موسیقی کی سختی سے مذمت کی گئی ہے۔ اس کے ناجائز ہونے میں رسول اللہ ﷺ کے واضح ارشادات موجود ہیں۔ موسیقی، گانا بجانا اور دیگر آلات موسیقی کو لعنت زدہ قرار دیا گیا ہے۔

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(**صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرة مزمار عند النغمة ورنة عند المصيبة**)[البحرالزخار مسند البزار]

''دوآوازیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں، ایک خوشی کے وقت (ڈھول تاشے) بانسری بجانا اور مصیبت کے وقت نوحہ کرنا'' عام طور پر لوگ خوشیوں کے موقعوں پر اظہار مسرت کیلئے ناچ گانے کا اہتمام کرتے ہیں جو درحقیقت دنیا وآخرت میں لعنت کے کام ہیں، جیسا کہ سابقہ حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ آج ہماری شادیاں اور دیگر تقاریب باجہ، موسیقی اور فلمی گانوں کے بغیر انجام نہیں پاتے ہیں۔ دینی مناسبتوں پر میوزک کا استعمال ہم تمام کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

ضحاکؒ نے فرمایا ہے کہ گانا دل کو فاسد اور رب کو ناراض کرتا ہے۔ موسیقی اور شراب نوشی عصر حاضر میں بالکل عام ہوگئی ہے، حتیٰ کہ اس کے مقابلے بھی ہونے لگے ہیں، لہٰذا اس انداز کے گناہوں کا عام ہونا عذاب الٰہی کے نزول کا موجب ہوسکتا ہے۔

ابو مالک الاشعریؓ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (**ليكونن من امتی اقوام يستحلون الحر و الحرير والخمر والمعازف**)[صحیح بخاری] ''میری امت میں ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو شرمگاہ، (زنا) ریشم، شراب اور گانہ وآلات موسیقی کو حلال سمجھنے لگیں گے۔'' آج گانوں اور میوزک کا استعمال اس قدر عام ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کے اندر اس کی قباحت ہی ختم ہوگئی ہے اور اسے تہذیب جدید کا اٹوٹ حصہ سمجھا جانے لگا ہے۔

ابو مالک الاشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(**ليشربن ناس من امتی الخمر يسمونها بغير اسمها يعزف علی رؤسهم بالمعازف والمغنيات يخسف الله بهم الارض و يجعل لهم القردة والخنازير**).

"میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نشہ آور چیزیں (شراب وغیرہ) استعمال کریں گے اور اسے دوسرا نام دیں گے، ان کے سامنے ڈھول تاشے بجیں گے اور گانے والیاں گانا گائیں گی، جب ایسی صورت حال پیدا ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان کی شکل وصورت کو سور اور بندر بنائے گا اور انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔" [سنن ابن ماجہ]

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(ان الله حرم الخمر والميسر والكوبه)[سنن بیہقی] یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور ڈھول تاشے (موسیقی) کو حرام کر دیا ہے۔ اس حدیث سے واضح انداز سے موسیقی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

گانے اور آلات موسیقی جب ممنوع ہیں تو فلمی گانوں اور آلات موسیقی کا کاروبار بھی ممنوع ہے اور اس رو سے موبائل اور آئی پیڈز پر گانے اور میوزک ڈاؤن لاؤڈ کرنا بھی غلط ہے۔ اس قسم کی چیزوں سے حتی الامکان بچنا ضروری ہے۔

سلیمان بن موسیٰؒ نے روایت کی ہے کہ "میں ابن عمرؓ کے ساتھ ایک راستہ میں جا رہا تھا، ہم نے مزامیر کی آواز سنی تو ابن عمرؓ نے وہ راستہ بدل دیا اور اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور مجھ سے پوچھا کہ اے نافع! کیا اب بھی تم کو وہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کیا تم اسے سنتے ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ کچھ دور اور چلے اور پھر پوچھا، اے نافع! کیا اب بھی تم وہ آواز سنتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ تب ابن عمرؓ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے نکالیں اور فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔" [سنن ابن ماجہ]

ہمارے معاشرے میں گانا، بجانا، موسیقی آلات طرب کا استعمال بڑے زوروں پر ہے۔ گھروں، گاڑیوں، گلی کوچوں، بازاروں تک محدود نہیں بلکہ مسجد جیسے مقدس مقامات پر بھی عام ہو رہا ہے۔ کوئی پروگرام موسیقی اور میوزک کے بغیر نظر نہیں آتا۔ صبح وشام موسیقی ہمارے کانوں سے ٹکراتی ہے، نماز کے دوران اچانک موبائل کی میوزک بجتی ہے یا گانے بجتے ہیں تو خود کی اور دوسروں کی نمازوں میں خلل پیدا ہوتا ہے، حتیٰ کہ فون پر کسی سے بات کرنے کے لئے نمبر ڈائل کرتے ہیں تو کالر ٹیون کی شکل میں اس وقت بھی گانے اور میوزک کی دھن بجتی ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے فرمایا کہ "راگ اور موسیقی حرام ہے۔" [عون المعبود]

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ”گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔“ [سنن بیہقی] قرآن کریم کی آیات، احادیث رسول ﷺ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال تابعینؒ کے پیش نظر صحابہؓ وتابعینؒ اور جمہور علماء امت کے نزدیک گانا وموسیقی ناجائز ہے۔ [منہاج السنہ لابن تیمیہؒ، اغاثۃ اللہفان، نیل الأوطار]

مفتی اعظم شیخ عبداللہ بن بازؒ سے گانوں اور موسیقی کے سلسلہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ”گانا وموسیقی سننا حرام ہے۔“ [رسالۃ حکم الغناء] آج گانے اور موسیقی کے بغیر نہ ہماری خوشی مکمل ہوتی ہے نہ غم، گویا کہ موسیقی وگانے ہماری زندگی کا اہم حصہ بن گئے ہیں۔

معاشرہ پر موسیقی کے اثرات

موجودہ مسلم معاشرے پر نگاہ ڈالنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گانے بجانے موسیقی اور دیگر آلات طرب ومیوزک نے معاشرتی فضاء کو آلودہ کردیا ہے، فلمی نشریات، ریڈیو، ٹی وی، سی ڈی، ڈی وی ڈی، موبائل، کمپیوٹر انٹرنیٹ اور اس طرح کے دیگر آلات نے موسیقی اور گانوں کو بکثرت فروغ دے کر تہذیب وثقافت پر جو اثر ڈالا ہے وہ انتہائی حیران کن اور ہلاکت خیز ہے جس سے شرم وحیا کا جنازہ نکل گیا اور بے پردگی عام ہوگئی، غیرت وحمیت اور عفت وعصمت کی شمع بجھنے لگی ہے۔

دیندار لوگوں اور پردہ نشین خواتین کو دقیانوسی ذہنیت اور فرسودہ خیالات کا حامل سمجھا جانے لگا ہے۔ مسلمان غیر شعوری طور پر موسیقی پر فریفتہ ہوکر اپنے ایمان واخلاق کا سودا کر بیٹھے ہیں۔ گانے بجانے اور موسیقی کی نشریات سے جہاں ہمارے افکار وخیالات متاثر ہوئے اور عادات واطوار میں بگاڑ پیدا ہوا وہیں ہم مذہبی تعلیمات تلاوت قرآن، ذکر واذکار اور دیگر عبادتوں سے بھی محروم ہوگئے ہیں۔

آخر میں امام اوزاعیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے میں اپنی تحریر ختم کرتا ہوں (**لا تدخل و لیمة فیها طبل و معازف**) ”ایسی شادی اور ولیمہ کی دعوت میں مت جاؤ جس میں طبلہ وسارنگی اور گانا بجانا ہو۔“ لہٰذا آج ہم اپنا محاسبہ کریں گانوں اور موسیقی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی اس لعنت زدہ کام سے بچانے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں گانے اور موسیقی سننے اور دیکھنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

و ما علینا الا البلاغ.